اداریہ

7 ستمبر کا تاریخ ساز فیصلہ

قادیانی غیر مسلم اقلیت

مدعیان نبوت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ خاتم النبین والمرسلین کی حیات فانی میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ لیکن ان کی جھوٹی آواز حق کے سامنے تو نہ ابھر سکی۔ لیکن وہ لوگ قومیت پرستی کو ہوا دیتے ہوئے نفرت کی فضاء پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جس کی بناء پر ایک عقیدت مند نے کہا کہ ہمیں ربیعہ کا جھوٹا نبی مضر کے سچے نبی سے زیادہ عزیز ہے۔ یہی جنون و دیوانگی اسود عنسی، طلیحہ اور سجاح کے علاوہ بھی کئی ایک کے سروں پر سوار تھی۔ جس کی سرکوبی اور استیصال کے لئے عہد صدیقی میں سرتوڑ کوشش کی گئی اور اس فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

یہی جنون و دیوانگی کا بھوت وقفے وقفے کے ساتھ لوگوں کے سروں پر سوار رہا مگر قادیاں کا دجال اور کذاب بھی سن شعور کو پہنچے ہی اپنے حواس کھو بیٹھا اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے لگا۔

مرزا صاحب نے کبھی کہا کہ میں ملہم من اللہ ہوں (ازالہ الاوہام)

کبھی کہا کہ میں محدث من اللہ ہوں۔ (براہین احمدیہ)

کبھی امام زماں ہونے کا دعوی کیا۔ (حقیقۃ الوحی)

کبھی خلیفہ اللہ اور جانشین خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ (کتاب البریۃ)

کبھی مسیح ابن مریم کا دعویٰ کیا۔ (ازالہ الاوہام)

کبھی عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔

کبھی مریم علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کیا۔ (کشتی نوح)

اور کبھی یوں گویا ہوا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔ (براہین احمدیہ)

"کل من یدعی النبوہ والرسالۃ بعد سیدنا ومولنا محمد مصطفی کافرا کاذبا" (براہین احمدیہ)

جو بھی آدمی نبوت و رسالت کا دعوی ہمارے سردار محمد مصطفی کے بعد کرے وہ کافر کاذب ہے۔ دوسری جگہ کہا۔

"فلا حاجۃ لنا الی النبی بعد محمد" (حمامۃ البشریٰ)

محمد ﷺ کے بعد ہمیں کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔

مزید کہا جو خدا پر جھوٹ باندھے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے۔ تو وہ کتوں اور سوروں اور بندروں سے بھی بدتر ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ)

نہ جانے مرزا صاحب اپنے ہی اقوال کی روشنی میں کیا ہے جبکہ انہوں نے اپنے ہی ایک شعر میں اپنی حقیقت طلوع شمس کی طرح آشکار کر دی۔

ہوں میرے پیارے نہ آدم زادا ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

آنحضرت ﷺ کو جس وقت اعزازات نبوت سے سرفراز فرمایا گیا تو آپ سب سے قبل اپنی شخصیت کو پیش فرمایا اور کہا "ھل وجد تمونی صادقا او کذبا"

مگر ظلی بروزی کے چکروں میں پڑنے والا قادیاں مفتری اور کذاب نبی گرگٹ کی طرح رنگ ہی بدلتا رہا اور بات بات میں کذب کی امیزیشن اور تضاد بیانی نمایاں نظر آتی رہی۔ انہیں چیزوں کو بھانپتے ہوئے علماء اہل حدیث نے جبکہ دیگر بزرگ ابھی کفر کے فتویٰ سے ہاتھ کھینچے رہے تھے مرزا غلام اور اس کے متبعین کے بارے میں فتویٰ کفر جاری فرمایا۔ جس میں مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری

اور مولانا بشیر احمد شہوانی کے علاوہ بیسیوں علماء اہل حدیث کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

تکفیر فتوی کے بعد علماء نے قادیاں سے نکلنے والی کونپل کو ابتدائی ایام میں ہی مسلنا ضروری سمجھا کہ یہ ایک تناآور درخت نہ بن جائے۔ قیام پاکستان کے بعد یہ تحریک اور تیز ہوگئی کہ اسلام اور قادیانیت دو الگ الگ مذہب ہیں۔ یہی حقیقت علامہ اقبال نے بھی پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے تاریخی خط میں آشکار کی کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔

بابائے قوم محمد علی جناح کے جنازے پر قادیانی جماعت کے روشن خیال آدمی سر ظفر اللہ چوہدری نے اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کیا غیر مسلم سفیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کیا جب سوال کیا گیا کہ آپ جنازہ میں شریک کیوں نہیں ہوئے تو کہنے لگے کہ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانی مسلسل اسی کوشش میں رہے کہ پاکستان کے کسی علاقے کو خالصتاً قادیانی علاقہ بنایا جائے۔ 1952 میں انہوں نے بین الاقوامی سیاسی سازش کے تحت بلوچستان کو قادیانی علاقہ بنانا چاہا مگر ناکام رہے اور پھر چناب نگر (ربوہ) میں اپنے پاؤں مضبوط کیے۔

17 اپریل 1972 کو ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا کہ وطن عزیز کے عظیم اور مخلص ہمسایہ چین کے سفیر نے ربوہ کا دورہ کیا۔ تقریباً 42 گھنٹے وہ ربوہ میں رہے مگر اس کی خبر کسی جگہ شائع نہ ہوئی۔

1973 میں چناب نگر (ربوہ) کے سالانہ جلسے کے موقع پر پاک فضائیہ کے دو طیاروں نے آکر مارشل ظفر چوہدری قادیانی کی قیادت میں مرزا ناصر کو سلامی دی۔

22 مئی 1974 کو نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ کا ایک تفریحی گروپ پشاور کے لئے روانہ ہوا گاڑی کے ربوہ پہنچنے پر قادیانیوں نے کفریہ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کیا جس پر طلبہ نے ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے اس پر مشتعل ہو کر مرزائیوں نے احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ یہی گروپ جب 29 مئی کو واپس سرگودھا پہنچا وہاں سے اس کی بوگی میں قادیانی داخل ہوئے اور ربوہ پہنچنے پر طلبہ کو مار مار کر لہولہان کر دیا۔

اس حادثہ نے زخموں پر نمک کا کام دیا تحریک ختم نبوت کا بڑا ہوا قافلہ تیزی سے ختم نبوت کی چوکیداری میں متحرک ہوا۔ جس پر یکم جولائی کو وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کیا اور 7 ستمبر فیصلے کی تاریخ مقرر ہوئی تو قوم شدت سے اس دن کا انتظار کرنے لگی۔ تو خبر ملی کہ کفر کی دیوار تلے قادیانیت دفن کر دی گئی ہے۔ تمام امت مسلمہ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا کہ آج اس نظریاتی ریاست نے اسلامی نظریاتی ریاست ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ آئین کی دفعہ 106 کی شق (3) اور دفعہ 260 کی شق (2) میں ترمیم کر کے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور رہی سہی کسر جنرل ضیاء الحق مرحوم نے 26 اپریل 1984 کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے نکال دی۔

آج قادیانیت ہمارے آئین جو ہمارے عقیدے کے عین مطابق ہے کہ نزدیک کافر اور غیر مسلم اقلیت ہیں کیونکہ انہوں اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ اور محمد ﷺ کے فرامین سے اور روگردانی کی ہے۔

لیکن اس کے باوجود بھی وہ اندرون خانہ اسلام کو نقصان پہنچانے اور انگریز کی وفاداری کا دم بھرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران انہوں نے انٹرنیٹ پر چناب نگر (ربوہ) چنیوٹ اور سرگودھا کے بعض علاقے ہندوستان کا حصہ دکھلائے ہیں۔ جس کی تفصیل ترجمان کے گزشتہ پرچوں میں گزر چکی ہے۔

آپ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کے بڑھنے والے پروں کو کاٹے اٹھنے والے قدموں کو روکے اور کھلنے والی زبان کو بند کرے اپنے عارضی مفاد کی خاطر اسلام کو داؤ پر مت لگائے اور ہمارا بھی مذہبی فریضہ ہے کہ ہم نے بھی اپنے حکمرانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں تاکہ یہ اسلام اور ملک دشمن اپنے ایجنڈے میں کامیاب نہ ہو پائیں۔

7 ستمبر کا دن عالم اسلام کے لئے ایک تاریخ ساز دن ہے اور قادیانیت کے لئے وہ تیر ہے جو اس کی رگ حیات کو کاٹتا ہوا پاکستان کے آئین میں ان کو غیر مسلم اقلیت لکھوا گیا۔